بسم الله الرحمن الرحيم

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد اوّل

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوبؒ

مترجم

سید المفسرین ادیب اعظمؒ

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہؒ امروہوی

(مصنف دوسو سترہ (۲۱۷) کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

ے سرفراز فرماتے رہیں گے تو ہم جلد اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ وما توفیق الا باللہ

دعاگو

احقرالزمن سیّد ظفر حسن نقوی
مترجم کتاب ہذا

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد ۴ کراچی

مطبع ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ قریشی آرٹ پریس ناظم آباد ۴ کراچی

کتابت ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ سیّد شبیہ الحسن نقوی امروہوی

سال اشاعت ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ دسمبر ۲۰۰۲ء　بار سوم

ہدیہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ (۲۱۰) دو سو دس روپے

دیا پس وہ برکت جاتی رہی وہ حضرت کے پاس آئی اور یہ حال بیان کیا فرمایا پہلا اللہ کا فعل تھا دوسرا تیرا۔

ایک شخص حضرت کی خدمت میں آیا اور کچھ کھانا طلب کیا۔ حضرت نے اسے جو کے ستو دیدیئے پس وہ اس کی بی بی اور اس کے مہمان برابر کھاتے رہے اور وہ کم نہ ہوا۔ ایک دن اس نے تولا پس برکت جاتی رہی حضرت سے اس نے یہ بات بیان کی فرمایا اگر نہ تولتا تو ہمیشہ کھاتا۔

ابوہریرہ سے مروی ہے میں آنحضرتؐ کے پاس کچھ کھجوریں لایا اور عرض کی خدا سے دعا کیجئے کہ مجھے اس میں برکت عطا فرمائے پس میں نے ان کو ایک تھیلے میں رکھ دیا میں روزمرہ اس میں سے نکال نکال کر کھاتا رہا وہ کم نہ ہوتی تھیں جب عثمان قتل ہوئے تو وہ تھیلے میں سے گر گئیں اور برکت جاتی رہی۔

جابر انصاری سے منقول ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر سخت گرمی پڑ رہی تھی لوگوں نے حضرت سے شکایت کی کہ پانی نہیں رہا اور یہ وادی خشک ہے۔ حضرت نے پانی کا ایک ڈول منگایا پس آپ نے وضو کیا اور کلی کر کے اس میں ڈالی اور فرمایا اسے کنوئیں میں ڈال دو۔ ڈالتے ہی پانی اس میں سے اُبل پڑا یہاں تک کہ بلند ہوا کہ ہم ہاتھ ڈال کر پانی لے لیتے تھے۔

اور یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے براء بن عازب کو ایک تیر دیا کہ اس کو حدیبیہ کے کنوئیں میں گاڑ دے پس وہ پانی اُبل پڑا جب قریش وہاں پہنچے اور کنوئیں میں پانی دیکھا تو کہنے لگے یہ محمدؐ کا جادو ہے جب حضرت وہاں سے چلنے لگے تو فرمایا یہ تیر نکال لو تیر نکالتے ہی پانی خشک ہوگیا۔

امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک غزوہ میں پانی نہ رہا آنحضرتؐ ایک تنور کے پاس آئے اور اس پر ہاتھ رکھا پس پانی اُبل پڑا۔

انس سے مروی ہے کہ ایک غزوہ میں آپ کی انگلیوں سے پانی نکل پڑا جس سے سب سیراب ہوگئے۔

آنحضرتؐ کے معجزات

زجاج سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ کے معجزات سے شہاب ثاقب ہیں حضرت کی ولادت سے پہلے یہ نہیں دیکھے جاتے تھے اور دلیل یہ ہے کہ شعراء نے تیزی کی مثال برق و سیل سے دی ہے ان کے اشعار میں ایک شعر بھی ایسا نہیں ملتا جس میں ٹوٹنے والے ستاروں کا ذکر ہو آنحضرتؐ کی ولادت کے بعد انہوں نے یہ لفظ استعمال کیا۔

ایک بار سخت قحط پڑا لوگوں نے حضرت سے کہا آپ صلہ رحم کرتے ہیں اور قوم بھوک سے ہلاک ہو رہی ہے آپ نے دعا کی تو قحط دُور ہوگیا زہیری اور شعبی سے مروی ہے کہ قیصر روم اور کسریٰ کے درمیان جنگ چھڑی مسلمانوں کی ہمدردی قیصر کے ساتھ تھی کیونکہ اوّل تو وہ صاحب کتاب و ملت تھا یعنی نصرانی تھا دوسرے اس نے حضرت کے خط کی تعظیم کی تھی اور اس کو آنکھوں سے لگایا تھا اور کسریٰ نے

حضرت کے خط کو پھاڑ ڈالا تھا اس سلسلہ میں مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان بہت کچھ گفتگو ہوئی آنحضرتؐ نے پیشن گوئی کی کہ وہ رومی اب تو مغلوب ہو جائیں گے مگر چند سال بعد غالب آ جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ بھی فرمایا کہ اہل فارس کی حکومت چند عرصہ کے بعد ختم ہو جائے گی تو رومی قرنوں حکومت کریں گے۔

جابر ابن عبداللہ انصاری سے آیہ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ (سورہ آل عمران ۳/۱۹۹) نازل ہوئی ہے نجاشی کے بارے میں جب وہ مرا تو جبریل نے [illegible] کر دی آپ نے لوگوں کو بقیع میں جمع کیا اور مدینہ سے سرزمین حبش تک کے حجاب اٹھا دیئے گئے۔ آپ نے تخت نجاشی کو دیکھ لیا اور غائبانہ اس پر نماز پڑھی منافقوں نے اس بارے میں چہ میگوئیاں کیں لیکن اسی روز مرنے کی خبریں چاروں طرف سے آگئیں اور موت کا وہی وقت بتایا گیا جو حضرت نے بیان فرمایا تھا۔ ہرقل کو اس کی موت کا علم مدینہ کے تاجروں سے ہوا۔

کلبی سے مروی ہے کہ آیہ حَتّٰۤى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ (سورہ محمد ۴۷/۴) عباس کے بارے میں نازل ہوئی جب وہ یوم بدر قید کیے گئے۔ حضرت نے فرمایا تم فدیہ دو اپنی اور اپنے بھتیجوں عقیل اور نوفل اور اپنے حلیف عتبہ بن حجدر کی طرف سے کیوں کہ تم مالدار ہو، انہوں نے کہا قوم نے مجھے ساتھ آنے پر مجبور کیا اور میرے پاس مال نہیں فرمایا وہ مال کہاں ہے جو تم مکّہ میں ام الفضل کے پاس رکھ آئے ہو جب وہاں سے چلے تھے اس وقت تم دونوں کے سوا کوئی نہ تھا اور تم نے کہا تھا اگر میں سفر میں مارا جاؤں تو یہ مال فضل کے لیے اور عبداللہ کے لیے ہے اور اتنا قثم کے لیے۔ عباس نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے تم کو نبی برحق بنایا ہے اس راز کو سوائے ام الفضل کے اور کوئی نہیں جانتا تھا اور میں جان گیا کہ آپ خدا کے رسول ہیں پھر سو اوقیہ فدیہ اپنا دیا اور سو سو سواروں کی طرف سے۔

جنگ تبوک کے موقعہ پر فرمایا آج نہایت تیز ہوا چلے گی اور تم اپنی جگہ پر نہ ٹھہر سکو گے پس ہوا چلی ایک شخص کھڑا تھا اسے اٹھا کر ایک پہاڑ کے پاس جا ڈالا اسی طرح آپ نے تبوک میں ایک منافق کے مرنے کی خبر دی جب واپس آئے تو اسے مرا ہوا پایا۔

اسود عنسی کذاب جس رات کو قتل ہوا آپ نے اس کی خبر دی اور اس کے قاتل کو بتایا اور ایک روز اپنے اصحاب سے کہا عرب کو عجم پر فتح ہوگی پس جنگ ذی القار میں عرب کی فتح کی خبر آئی۔

ایک روز اصحاب کو آپ نے خبر دی کہ جنگ ہونے لگی (جنگ موتہ) اور زید بن حارث علم لے کر چلے اور شہید ہو گئے پھر علم کو جعفر بن ابو طالب لے کر بڑھے وہ بھی شہید ہو گئے پھر توقف کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے علم لے کر مقابلہ کیا اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر فرمایا۔ اب علم کو خالد بن ولید نے لیا ہے اور مسلمانوں سے دشمنوں کو دفع کیا پھر کچھ توقف کے بعد آپ خانہ جعفر میں داخل ہوئے اور ان کی شہادت کی خبر سنائی۔

سراقہ بن مالک کے پتلے پتلے ہاتھ دیکھ کر فرمایا ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ میرے بعد تیرے ان ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے چنانچہ ایران فتح ہوا تو عمر نے سراقہ کو بلایا اور کسریٰ کے کنگن لے پہنائے۔

سلمان سے فرمایا تمہارے سر پر کسریٰ کا تاج رکھا جائے گا چنانچہ فتح ہونے پر ان کے سر پر تاج رکھا گیا۔

ابوذر سے فرمایا تم مدینے سے جلا وطن کیے جاؤ گے۔

زید بن صوحان سے کہا تھا کہ تمہارا ایک عضو تم سے پہلے جنت میں جائے گا چنانچہ ان کا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا گیا۔

حضرت نے مسلمانوں سے فرمایا تھا کہ عنقریب تم مصر کو فتح کرو گے جب ایسا ہو تو قبطیوں سے نیک برتاؤ کرنا کیونکہ ہمارا ان سے یہ تعلق ہے کہ میرے فرزند ابراہیم کی ماں قبطی ہیں (ماریہ قبطیہ)

جب خیبر میں زبیر یاسر سے لڑنے نکلے تو ان کی ماں صفیہ نے کہا یا رسول اللہ کیا یاسر میرے بیٹے کو قتل کر دے گا۔ فرمایا نہیں بلکہ تمہارا بیٹا اس کو قتل کرے گا پس ایسا ہی ہوا۔

خرکوشی نے شرف المصطفیٰ میں لکھا ہے کہ آنحضرتؐ نے طلحہ سے فرمایا تم علی سے لڑو گے اور تم ظالم قرار پاؤ گے اور ایسا ہی زبیر سے کہا تھا اور ام المومنین عائشہ سے فرمایا تھا عنقریب تم پر حواب کے کتے بھونکیں گے اور جناب فاطمہ سے فرمایا تھا جنت میں میرے پاس سب سے پہلے تم پہنچو گی۔ حضرت علیؑ کے متعلق روز خیبر فرمایا تھا۔ لأعطين الراية غداً رجلا پس ایسے ہی ثابت ہوئے اور حضرت علیؑ سے فرمایا تھا تم الناكثين والقاسطين والمارقين سے لڑو گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

آنحضرتؐ نے عمار و حضرت علیؑ اور امام حسینؑ کے متعلق پیشن گوئی کی تھی کہ وہ شہید کیے جائیں گے وہ صحیح ثابت ہوئی۔

ایک روز حضرت نے اپنے اصحاب سے فرمایا تمہارے پاس آج ایک شخص خاندان ربیعہ سے آئے گا جس کا کلام شیطانی ہوگا پس حطیم بن ہند داخل ہوا اور حضرت سے کہنے لگا آپ کس امر کی دعوت دیتے ہیں آپ نے بیان کیا اس نے کہا میں اس بارے میں مشورہ کروں گا پس یہ کہہ کر وہ چلا گیا حضرت نے فرمایا یہ کافر ہو کر آیا تھا اور غادر ہو کر نکلا۔

ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بنی امیہ کے جباروں میں سے ایک جبار میرے منبر پر کودے گا پس عمر بن سعید بن عاص نے ایسا کیا۔

آپ نے ایک عہد نامہ قبیلہ سلمان رضی اللہ عنہ کے لیے لکھا۔ یہ تحریر محمد بن عبداللہ کی ہے جس کی درخواست کی ہے سلمان نے اپنے بھائی مہاد بن فروخ مہیار اور اس کے اقارب اور اہل بیت اور ان لوگوں کے لیے جو ان کی نسلوں سے ہوں اور اسلام لائیں اور اپنے دین پر قائم رہیں۔ میں اللہ کی حمد کرتا ہوں اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں کہوں لا إله إلا الله وحده لا شريك له میں لوگوں کو اس کا حکم دیتا ہوں اور پورا امر اللہ کا ہے جس نے ان کو پیدا کیا ان کو مارے گا اور پھر جلائے گا اور اسی کی طرف بازگشت ہوگی اس کے بعد احترام سلمان کا ذکر فرمایا اور پھر تحریر فرمایا میں نے قوم سلمان سے جزیہ اٹھا لیا اور خمس اور دسواں اور تمام ٹیکس اگر یہ لوگ تم سے کچھ مانگیں تو اے مسلمانو تم ان کو دو اگر وہ چاہیں تو ان کی مدد کرو اور اگر پناہ چاہیں تو ان کو پناہ دو اگر کوئی خطا کریں تو بخش دو اور اگر کوئی ان پر حملہ کرے تو اس کو روکو اور بیت المال مسلمین سے ہر سال ان کو دو سو تھان کپڑے کے اور سو اوقیہ سونا دیا کرو کیوں کہ سلمان رسول اللہ کی طرف سے ان رعایتوں کے مستحق ہیں پھر دعا کی ان لوگوں کے لیے جن کا عمل اس وصیت پر ہو اور بد دعا کی ان لوگوں کیلئے